اداریہ:

قارئین اپریل تا جون کا شمارہ آپ کے سامنے ہے۔اس شمارے میں مختلف موضوعات پے مضامین شامل ہیں۔ ہم نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ الگ الگ طرح کے مضامین شامل ہو جائیں۔اس شمارے کے لیے ہمارے پاس کئی مضامین آئے ،ہمیں افسوس ہے کہ ہم نے سبھی مضامین کو شامل نہیں کیا ہے۔آئندہ کے شمارے میں ہم ان مضامین کو شامل کریں گے۔

میگزین کے اشاعتی مرحلے میں ایک خبر آئی کہ ہندی ساہتیہ کے گیتانجلی شری صاحبہ کو ان کے ناول ''ریت سمادھی'' کے انگریزی ترجمے ''Tomb of Sand'' کو انٹرنیشنل بکر پرائز (International Booker Prize) ملا ہے۔یہ ساؤتھ ایشیا کا پہلا ناول ہے جس نے انٹرنیشنل بکر پرائز حاصل کیا۔ریت سمادھی کا انگریزی ترجمہ ''ڈیزی راک ویل'' نے کیا ہے۔

بکر پرائز کے لیے فیصلے لینے والی کمیٹی نے اس کا انتخاب کرتے وقت کہا کہ اس ناول میں سب کچھ ہے۔اس میں زندگی ہے،موت ہے اور بہت گہرا مطالعہ ہے جو باتوں کا سچ ہے۔اس کہانی میں گیتانجلی شری ہندو پاک کی سرحد سے پرے تو جاتی ہی ہیں لکھنے اور کہنے کے انداز میں بھی نئی تصویر کھینچتی ہیں۔ہندی ساہتیہ کو یہ انعام ملنا خوش آئند بات ہے۔بلکہ یہ انعام ملنے سے ہندی ساہتیہ کو بین الاقوامی سطح پر ایک پہچان ملی ہے۔ابھی گزشتہ برس بنگالی زبان میں لکھا گیا ناول کو نوبل انعام ملا تھا۔ایسا نہیں ہے کہ اس سے قبل بین الاقوامی سطح پر اردو زبان میں لکھا ہوئے ادب کو وہ مقبولیت نہیں ملی،مقبولیت تو ضرور ملی۔ضرورت اس بات کی تھی کہ اس ادب کو انگریزی اور دنیا کی دیگر بڑی زبانوں میں ترجمہ کیا جاتا تو ہو سکتا تھا کہ انہیں بھی ایسے انعامات نوازا جاتا۔ایک واقعہ پڑھا تھا کہ جنگ آزادی کے رہنما عنایت اللہ مشرقی نے ۳۶ سال کی عمر میں ''تذکرہ'' نام سے اردو میں ایک کتاب لکھی جسے ۱۹۲۵ میں نوبل انعام کے لیے منتخب کیا گیا۔لیکن انہیں نوبل انعام صرف اس لیے نہیں ملا کہ انہوں نے کتاب کا کسی بھی یوروپی زبان میں ترجمہ کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔کیوں کہ ان کو یہ گوارا نہیں تھا کہ کوئی بھی ہندوستانی زبان میں لکھا ہوا ادب کو حقیر نظر سے دیکھے۔یہ ان کا نظریہ تھا کہ جو پڑھنے کے شائقین ہیں وہ اس کی اصل کو پڑھیں

گے۔ خیر اس بحث سے پرے آج بھی ہندی کے ساتھ ساتھ اردو ادب میں ایسے ناول اور کہانیاں لکھی جا رہی ہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ ان ناولوں کے بہترین انگریزی ترجمے کیے جائیں اور دنیا کو اردو ادب سے روشناش کرایا جائے۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ انعام کا انتخاب کرتے وقت ''ریت سادھی'' کا اصل ورژن سامنے نہیں تھا بلکہ اس کا ترجمہ Tomb of Sand کی مقبولیت کی بنیاد پر اسے انعام دیا گیا ہے۔ ظاہری بات ہے کہ ترجمہ کرنے والے ڈیزی راک ویل نے اس کتاب کا ترجمہ خوب بہترین کیا ہوگا۔ اور اس ترجمے کو گیتانجلی شری صاحبہ نے بھی ایک نظر دوڑائی ہوگی اور رضامندی ظاہر کی ہوگی۔ غیر ہندی داں کے درمیان اس کتاب کو جو مقبولیت ملی وہ ترجمے کی بنیاد پر ہی ملی۔ ترجمہ کرنے والے ڈیزی راک ویل بھی مبارک باد کے برابر کے مستحق ہیں۔ اب اس کا مطلب یہ ہوا کہ ادب میں ترجمہ کی بھی بہت اہمیت ہے۔ ترجمہ ایک زبان کے ادب سے دوسری قوموں کو متعارف کرانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے بلکہ یہ کہنا بہتر ہوگا کہ ترجمے ذریعہ صرف ادب کا ہی تبادلہ نہیں ہوتا بلکہ تہذیب وتمدن کا بھی تبادلہ ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اردو میں بھی ترجمے کی روایت کو آگے بڑھایا جائے۔ اور اردو کے سرمائے سے غیر اردو داں کو واقف کرایا جائے۔ اس کے لیے یونیورسٹیوں کے شعبہ اردو کے نصاب میں باضابطہ ترجمہ نگاری کو شامل کیا جائے اور طلباء و طالبات کے ذریعہ اردو ناولوں اور کہانیوں کے ترجمے کروائے جائیں۔ اردو اداروں کے ذریعہ فیلوشپ کی مدد سے بھی اردو کے سرمائے کو ترجمے کے ذریعہ منتقل کیا جائے۔ اس سلسلے میں ہمارا شاندار ماضی رہا ہے۔ انگریزی زبان میں لکھی گئی سائنس اور دیگر کتابوں کو اردو میں منتقل کیا گیا ہے۔ اب ضرورت ہے کہ اردو کے سرمائے کو انگریزی اور دنیا کی دوسری بڑی زبانوں میں منتقل کیا جائے۔

ادھر کچھ دنوں سے ایک آواز اٹھ رہی تھی کہ اردو کو اردو فارسی املا (اسکرپٹ) میں ہی لکھا جائے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ املا میں تبدیلی کرنے کی کس نے بات کی یا تحریک چلائی۔ اس کی پہچان کی جائے اور اس سے مثبت بحث کی جائے تاکہ زبان کے سلسلے میں بہتر موقف سامنے آسکے جس سے اردو زبان کے شائقین کو مثبت فائدہ ہو۔ جہاں تک انٹرنیٹ کے ذریعہ اردو شاعری کو غیر اردو داں تک پہچانے کے لیے دیوناگری یا رومن اسکرپٹ میں لکھا جا رہا ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بلکہ اردو زبان وادب کو زیادہ ہی مقبولیت مل رہی ہے۔ ہاں یہ کیا جاسکتا ہے کہ جہاں آپ دیوناگری یا رومن

اسکرپٹ استعمال کرر ہے ہیں وہیں آپ اردو املا میں بھی اسی مواد کو لکھ دیں۔ تا کہ اردو کے شائقین اردو املا سے بھی آشنا ہوسکیں۔ میرا ماننا ہے کہ اردو اور ہندی جیسے کچھ زبانوں کی پہچان ہی اس کی اسکرپٹ سے ہے جیسے ہی اسے دوسرے اسکرپٹ میں لکھنا شروع کریں گے اس کی اصل ہی ختم ہوجائے گی۔ خاص طور سے ان دونوں زبانوں کو ایک دوسرے کی اسکرپٹ میں لکھنے سے پہلی ہی نظر میں اس کی اسکرپٹ کے مطابق اردو ہندی بول دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں بہت زیادہ واویلا مچانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ خاموشی سے اپنے بچوں کو اردو اسکرپٹ سے روشناس کرائیے۔ آج کی نسل اردو میں اپنا نام تک نہیں لکھ سکتی ہیں پڑھنا تو دور کی بات ہے۔

ہم اپنے قارئین سے امید کرتے ہیں کہ وہ غیر ضروری مباحثے میں پڑنے کے بجائے دل اور من لگا کر علم کی حصول یابی میں لگے رہیں۔ اور اپنے مستقبل کو سنوارنے میں پوری طرح جد و جہد کریں۔ کیوں کہ اگر آپ کا حال بہتر ہے تو آئندہ کی نسلوں کا مستقبل خود بخود بہتر ہوگا۔ سخت سے سخت حالات آئیں گے اس سے قبل بھی بہت مشکل حالات سے ہمارے اپنوں نے گزارے ان سب کا مقابلہ انہوں نے بھی کیا آپ کو بھی کرنا ہے اور ملک وقوم کی فلاح و بہود کے لیے کام کرتے رہنا ہے۔

مدیر